سرکاری رپورٹ

اکیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 18 اکتوبر 2005 بمطابق 14 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز منگل

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۱
۲	وقفہ سوالات۔	۷
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۳۳
۴	تحریک التوا نمبر 2 منجانب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔	۳۷

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا اجلاس مورخہ 18 اکتوبر 2005 بمطابق 14 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز منگل بوقت بارہ بجکر چالیس منٹ پر زیر صدارت جناب الحاج جمال شاہ کاکڑ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از

مولوی عبدالمین اخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ۝ وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ۝ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ۝ وَالۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ ۝

ترجمہ:۔ بامُراد ہوگیا وہ شخص جو پاک ہوگیا۔ اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو۔ حالانکہ آخرت دُنیا سے بہت زیادہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی چیز ہے۔

جناب اسپیکر۔ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع کرنے سے قبل معززین اراکین اسمبلی اور عوام کے لئے یہ واضح کرنا چاہوں گا۔ کہ الیکشن کمیشن پاکستان کے حکم نمبر 9F/12005con اکتوبر 2005 کے تحت گوشوارے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پاس جمع نہ کرانے کی بناء پر جناب میر بالاچ مری ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی کی رکنیت تاحکم ثانی معطل ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔ میر محمد اکبر مینگل۔

محمد اکبر مینگل۔ جناب بالاچ مری کے گوشوارے ٹی سی ایس کیے ہیں جس کی ہمارے پاس رسید ہے۔

جناب اسپیکر۔ عبدالمجید خان اچکزئی کا بھی یہی کیس ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب میرے پاس بھی ٹی سی ایس کی رسید موجود ہے آپ دفتر سے رابطہ کریں۔

جناب اسپیکر۔ یہ بھی یہاں کلیئر ہوگیا ہے۔ آپ سیکرٹری صاحب سے رابطہ کرلیں وہ فوراً ان سے رابطہ کرے گا۔ یہ معطلی کی کارروائی انہوں نے کی ہے۔ ہم نے صرف یہ آرڈر سنایا ہے۔

جناب اسپیکر۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ایوان کے اندر گذشتہ تین سال سے پڑے ہوئے مسئلے پر جو التواء پر قائمہ کمیٹیاں اور ان کے چیئر مین شپ ہم لوگوں نے منتخب کی۔ اور اس پر ہم نے بائیکاٹ بھی کیا۔ جناب اسپیکر جمہوری حکومت جمہوری اسمبلی اس کے ہوتے ہوئے اپوزیشن اور اس کو منصب نمائندگی نہ دیتے ہوئے۔ احتجاجا جو ہم نے کمیٹیوں سے استعفیٰ دیا تھا۔ اور استعفیٰ کے بعد تین سال تک یہ ایوان چیک اینڈ بیلنس کی کمیٹیوں پر چلتا رہا۔ اور اب آپ نے ان کمیٹیوں کا انتخاب کر دیا ہے۔ اور کمیٹیاں تشکیل دی ہیں اور ہماری جگہ پر دوسرے لوگ کام کر رہے ہیں۔ اور ٹریژری بنچیز کے دوستوں کے نام ڈال دیئے ہیں تو جناب بحیثیت اسپیکر اور جمہوریت کی جو روایات ہیں اور اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹیاں اپوزیشن کے بغیر چل رہی ہیں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کے اچھے نتائج ہونگے۔ یا اس کے اچھے اثرات ہونگے۔ چیک اینڈ بیلنس کا ایک سسٹم ہوا کرتا ہے۔ پارلیمنٹ میں اور چیک اینڈ بیلنس کے لئے دنیا میں ہر جگہ مناسب نمائندگی ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہو؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جناب اسپیکر آپ یہاں کس قسم کی روایات قائم کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ نے پھر استعفیٰ کیوں دیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ ہم نے احتجاج کے طور پر استعفیٰ اس لئے دیا کہ آپ کی کمیٹیوں میں بمشکل کچھ رہ بھی گئے ہیں جن کا سرے سے نام بھی نہیں ہے۔ اور بمشکل اپوزیشن کے ساتھیوں کو ایک ایک نمائندگی ان کمیٹیوں میں دی گئی ہے۔ ٹریژری بنچز کی طرف سے پہلے دو دو تین تین نمائندگیاں دی گئی تھیں۔ تو ہم نے یہ کہا تھا کہ چیک اینڈ بیلنس کے لئے ہمارے بھی نام ہوں اور اسی طریقے سے جیسے کے آپ کے ساتھیوں کے ہیں تاکہ اس میں ہم موثر طریقے سے اپنا رول ادا کر سکیں۔ ہماری یہ گذارش آپ لوگوں نے نہ سننے کے بعد ہم نے پھر ان کمیٹیوں سے استعفیٰ دے دیا۔ اور احتجاج کے طور پر استعفیٰ دے دیا۔ کہ جب آپ یہ نہیں کرتے ہیں۔ تو ہم استعفیٰ دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ تو آپ نے استعفیٰ میں جلدی کیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں ہم نے جلدی نہیں کی جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ میں نے اس وقت آپ کو کہا تھا آپ استعفیٰ نہ دیں۔ آپ کا استعفیٰ رکھتے ہیں بعد میں فیصلہ کریں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ بات یہ کہ اسمبلی کے اندر اس دن سے آج ٹریژری بنچز کی جانب سے کسی بھی ذمہ دار شخص نے ہمارے ساتھ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ لیڈر اپوزیشن کے ساتھ بات ہی نہیں کی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب یہ رابطہ کرتے کوئی بات کرتے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کی بات نوٹ کر لی گئی ہے لوگ آئیں گے تو اس پر بات کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ جناب سردار اعظم موسیٰ خیل اپنا سوال دریافت کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب ہم تو یہ کہتے ہیں آپ کی پروسیڈنگ کم ہو اسمبلی کا جو ڈھانچہ ہے اس میں اتنی بے قاعدگی آچکی ہے۔ بغیر اسٹینڈنگ کمیٹی کے اور حکومت اگر خود ہی جج ہو خود ہی ملزم ہو تو انصاف کیسا ہوگا۔ ہم نہ تو اس وقت اس لئے کہا تھا کہ کمیٹیوں کی جو سٹرکچر ہے سات آدمی ہیں ان میں اپوزیشن کے دو ڈالے ہیں۔ باقی گورنمنٹ والے ڈالے تھے۔ ہم نے یہ دیکھا تھا کہ یہ اس طرح ترتیب دی گئی ہے کہ اس میں اپوزیشن والوں کی کوئی حیثیت ہی نہ ہو۔ اس لئے ہم لوگوں نے احتجاجاً استعفیٰ دیا تھا۔ اس کے بعد آپ ایک نوٹ لکھیں۔ سندھ اسمبلی سرحد اسمبلی کو ماشاءاللہ آپ ہر ماہ باہر جاتے ہیں باہر کے صوبوں کی جو اسٹینڈنگ کمیٹیوں کا جو ڈھانچہ ہے اس کو دیکھتے اب یہ کیسا زیادہ الزامات اور اعتراضات **PND** محکمہ پر ہے کہ وہاں فنڈز کی بے قاعدگیاں ہو رہی ہیں آپ نے **PND** کے منسٹر کو کہا ہے کہ وہ خود ہی اپنا احتساب کرے۔ میں قاتل ہوں مجھے خود ہی جج بنا دیں۔ میرے خیال میں یہ متضاد ہے۔ آپ اس پر ہمیں چھوڑ دیتے کہ یہ کیا ہو رہا ہے حالانکہ وہاں رولز ہیں جس کے تحت اپوزیشن لیڈر اور قائد ایوان صلاح مشورے سے کمیٹیاں تشکیل دینگے۔ وہ ہمیں بلاتے کے صلاح مشورہ کر لیں۔ یہ جناب ساری چیزیں ایسی ہی ہیں یہ غلط کارروائی ہے۔ اس طرح اسمبلی نہیں چلے گی۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان کو ایک سازش کے تحت کالونی بنا رہے ہیں۔ اس طرح سے بلوچستان نہیں چلے گا۔ اب یہ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کا ایک بل آرہا ہے۔ اس میں میرے خیال میں ہندوستان کے لڑکے بھی آسکتے ہیں۔ جناب والا یہ ساری چیزیں

آپ لوگوں کی جو اسمبلی ہے آپ اس میں دیکھیں اور یہ انہیں موقع فراہم کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب آپ بات سنیں جب میں کہہ رہا تھا کہ اپوزیشن لیڈر قائد ایوان کا کام ہے تو آپ کہتے تھے میرا کام نہیں ہے۔ اب جب کمیٹیاں بن گئیں ہیں۔

(مداخلت)

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب PND کا منسٹر کہتا ہے میں پبلک اکاونٹ کمیٹی کا چیئرمین بن جاؤں گا۔ ہم نے اپنے ہاتھ سر پہ رکھ کر کہا کہ یا اللہ یہ کیا ہے۔ ہم نے ہر چیز میں دیکھا ہے کہ یہاں جو رویہ ہے جمہوری نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب کبھی سرحد کا دوسری اسمبلیوں کا حوالہ دیتے ہو کبھی اپنا حوالہ دیتے ہو۔ فرنٹیئر میں کون بنا ہوا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب ہمارے صوبے کے طلبا کو سندھ والے نکال رہے ہیں کہ آپ یہاں کے ڈومی سائل نہیں ہیں۔ اور آئی ٹی یونیورسٹی میں سب باہر کے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب ہم یہاں اپوزیشن کے اٹھارہ انیس بندے ہیں ایک بھی آدمی کو کوئی سو روپے کی اسکیم اپوزیشن کو نہیں دی گئی ہے۔ تو جناب اسپیکر اگر ہم اس ایوان میں اس صوبے کے ایک تہائی کی نمائندگی کر رہے ہیں آپ کے ہوتے ہوئے جمہوری حکومت کے ہوتے ہوئے جناب ہمیں چھوڑ کے جمہوریت کو چھوڑ کر یہ رویہ درست ہے جناب اسپیکر ہم بھی لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور اس بنیاد پر کہ ہم اپوزیشن میں ہیں تو جناب اس طریقے سے ہمارے حلقوں کو کچھ نہ دینا اور یہ کہنا کہ یہ ہماری مرضی ہے تو جناب اسپیکر جوابدہی کا ایک طریقہ ہوا کرتا ہے اور چیک اینڈ بیلنس کا وہ جو سسٹم ہے وہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ کیلو صاحب یہ آپ لوگوں کے منسٹر کدھر غائب ہیں سارا جواب حکومت کا مجھے دینا پڑتا ہے وہ لوگ کدھر ہیں کمیٹیوں کا جواب دے دیں PSDP کا جواب دے دیں آپ لوگ سارے غائب ہیں اور سوئے ہوئے ہو پھر اپوزیشن والے تو سب کچھ ہم سے پوچھتے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال) جناب اسپیکر میں ان کا انچارج تو نہیں ہوں اگر آپ مجھے ان کا انچارج بناتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ کو پتہ ہے کہ اب اپوزیشن والے حکومت کا سوال بھی مجھ سے کریں گے اور PSDP کا بھی سوال مجھ سے کریں گے اور چیئرمینوں کا سوال بھی مجھ سے کریں گے یہ تو اس قسم کی اپوزیشن ہے آپ انکو جواب دے دو۔ جی جعفر خان صاحب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب اسپیکر اگر بولنے کی اجازت ہو ایک تو اپوزیشن سے ہماری Request ہے کہ سب ہمارے دوست ہیں بلکہ ہم بھی زیادہ اپوزیشن ہے اور کم حکومت ہے تو جو رویہ رکھا جارہا ہے اس حساب سے کہ اسمبلی کا سوال جواب کا ترتیب ختم ہو جائے تو اسکے بعد یہ Point وہ بیشک اٹھائے کیونکہ ضروری Point ہوتی ہے اسمبلی کا آنا اور موقع ملتا ہے لیکن اگر وہ ایک ترتیب سے جیسے پہلے آپ نے حکم دیا تھا کہ پہلے مرحلہ سوال جواب کا ہو جائے تو واقعی Treasury benches میں Law minister نہیں ہے سینئر منسٹر نہیں ہے پی این ڈی منسٹر نہیں ہے Collective سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں اور ہر محکمے کے اپنے سوال جواب ہوتے ہیں اگر ریونیو کے متعلق آگیا تو گیلو صاحب جواب دے سکتے ہیں ہیلتھ کے متعلق آگیا حافظ صاحب دے سکتے ہیں جب Collective سوال آتے ہیں اور حکومت میں اس میں آتے ہیں وہ دے سکتے ہیں اور لوگ بھی اپنی حاضری کو یقینی بنائے میرے خیال میں فنانس اور سینئر منسٹر صاحب ابھی نظر آئے تھے وہ آجائے اور چیف منسٹر صاحب یا دوسرے جو ہوتے ہیں بات صحیح ہے۔

اگر اپوزیشن کوئی پوائنٹ اٹھاتی ہے You are not to answer آپ تو بطور اسپیکر دونوں کا ایک بیلنس رکھنا ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی جعفر خان صاحب جی رحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر آج کے سوالات جو آئے ہیں اس میں آپ کے منسٹر صاحبان ایک تو وہ نہیں ہیں دوسری بات یہ ہے کہ گزشتہ جتنے بھی اجلاس ہوئے ہیں اس میں بھی منسٹر صاحبان نہیں آئے ہیں اور آج کے سوالات ہیں جناب دیکھ لیں گے منسٹر صاحبان اگر آجاتے ہیں۔

عبدالقدوس بزنجو۔(وزیر امور پروش حیوانات) جناب اسپیکر صاحب منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں Available ہے لیکن جس ایم پی اے نے سوال کیا ہے وہ Available نہیں ہے عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب خزانے کے منسٹر سے سوال ہے وہ یہاں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔سوال تو لائیو اسٹاک کے بھی ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب سوال لائیو اسٹاک کے بھی ہیں خزانے کے بھی ہیں اور سوالات ایسے ہیں کہ جان چھڑانے والی کے طریقے سے جناب نہ کوئی جواب ہے پھر آئیں گے اگلے اجلاس کو دیکھیں گے تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسمبلی ہے اور یہ ایوان ہے اور سب کو اس کا جوابدہ ہونے چاہیے اور اس ایوان کی بالادستی کو سب کو قبول کرنا چاہیے نہ اس ایوان کی بالادستی کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی جو صحیح جوابدہی کا طریقہ ہے اسکو اپناتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔Ok مہربانی جی شفیق صاحب۔

جناب شفیق احمد خان۔ جناب والا ایک ڈیلیگیشن فقہ جعفریہ کا آیا ہے گیٹ پر کھڑا ہے تو اقتدار کی طرف سے اپوزیشن کی طرف سے کسی کو بھیج دیں۔

جناب اسپیکر۔انکا کیا مسئلہ ہے۔

جناب شفیق احمد خان۔وہ ایک یاداشت پیش کرنا چاہتا ہے کہ وہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر۔مولوی عطاء اللہ صاحب اکبر مینگل صاحب، اور شفیق صاحب آپ خود بھی وہ وفد سے ملے

جناب شفیق احمد خان۔ جناب میرا سوال ہے۔

جناب اسپیکر۔نہیں آپ بھی چلے جائے سوال کافی دور ہے آپ کا۔اب سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سردار اعظم موسیٰ خیل صاحب بیمار ہیں اور سوالات کے لیے اس نے بھجوایا ہے کہ اس سوال کو کسی اور دن کے لیے ڈیفر کریں۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب آپ ان کا سوال پکاریں۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب اسپیکر یہ ایسی چیزیں ہیں جنھوں نے جواب دیا ہے اگر آپ دیکھیں گے تو

پھر میں ۔۔۔

جناب اسپیکر۔ تو آپ سپلیمنٹری کریں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر لائیو اسٹاک) جناب اسپیکر یہ کہتے ہیں کہ Treasury bench بیمار ہوتے ہے یا نہیں آج ان کو پتہ چل گیا کہ بیمار ہر جگہ ہوتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سردار اعظم اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ بیمار ہوا ہے اور آپ کہتے ہیں بیمار ہر جگہ پہ ہے۔

(وقفہ سوالات)

جناب اسپیکر۔ جعفر خان صاحب میں تو کہتا ہوں کہ آپ سردار صاحب کے سوال نمبر پکاریں۔ چونکہ منسٹر بھی موجود ہیں اور میں آپ کو ہدایت کر رہا ہوں اس لئے سوال مؤخر کرنے کا کوئی جواز بھی نہیں بنتا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب سوال نمبر 753

جناب اسپیکر۔ QuestionNo 753

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ 753

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے 90 فیصد عوام کا ذریعہ معاش لائیوسٹاک (مالداری) پر منحصر ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود ضلع لورالائی میں 36 ویٹرنری ڈسپنسریاں بند پڑی ہیں۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو ان ڈسپنسریوں کے بند ہونے کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت ان بند ویٹرنری ڈسپنسریوں کو دوبارہ فعال کرنے نیز ان کی نگرانی سخت کرنے اور بندش کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات۔

(الف) اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ 80 فیصد سے زیادہ دیہی آبادی کا ذریعہ معاش مالداری پر منحصر ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ صوبہ کے دیگر اضلاع کے مقابلے میں ضلع لورالائی میں سب سے زیادہ

ڈسپنسریاں قائم ہیں زیادہ تر ڈسپنسریاں پکی عمارات میں اور علاقے کے لوگوں کی دی ہوئی (بغیر کرایہ) جگہوں پر قائم ہے۔

(ب) ضلع لورالائی میں کوئی بھی ڈسپنسری بند نہیں ہے البتہ اسٹاف کی کمی کی وجہ سے دو تین ویٹرنری ڈسپنسریوں میں ایک سٹاک اسسٹنٹ علاج معالجے کی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے تاکہ مالداروں کو حتی الامکان علاج معالجے کی سہولیات پہنچائی جاسکیں۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب کوئی ضمنی ہے دریافت کریں

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اس میں ایسا ہے کہ انہوں نے جو سوال کے جز الف کا جواب دیا ہے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ 80% سے زیادہ دیہی آبادی کا ذریعہ معاش مالداری پر منحصر ہے تو میں اس سے پہلے گزارش یہ کرونگا منسٹر صاحب سے اور یہ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ ترقی نہیں چاہتے ہیں تو اس سال بجٹ میں اس محکمے کے لیے جو اہم شعبہ میں آتا ہے اس کے لیے صرف مکمل بجٹ کا 6% رکھا گیا ہے اور یہاں کہتے ہیں کہ 80% آبادی کا صوبے کی ہم نے 90% لکھا ہے اس نے 80 فیصد کردیا ہے 80% لوگوں کا دارومدار مالداری پر ہے اور اس کے لیے بجٹ میں جو آپ لوگوں نے پیسے رکھے ہیں 0.6 تو یہ پروٹیکلو مد میں یہ پیسے رکھ کر ہم کیا کررہے ہیں جناب اسپیکر تو اس میں میرا question یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ سب سے زیادہ ڈسپنسریاں لورالائی میں ہیں اور یہ لوگوں کے ذاتی مکانات میں بنے ہوئے ہیں اور اس میں سارے بند نہیں ہیں چند ایک بند ہیں جناب اسپیکر اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اسٹاک اسسٹنٹ سے ڈسپنسریاں چلارہے ہیں تو اسٹاک اسسٹنٹ سے ڈسپنسریاں چلانا یا لوگوں کو یہ مراعات دینا اور یہ وہ علاقہ ہے جو مون سون کے رینج میں ہے اور صوبے میں سب سے زیادہ مالداری اس علاقے میں پائی جاتی ہے جناب اسپیکر وزیر موصوف صاحب سے سوال یہ ہے کہ ڈسپنسریوں کے مجھے نام بتاؤ کہ کونسی ڈسپنسریاں ہیں جو چل رہی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی بزنجو صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) جناب اسپیکر لورالائی میں تقریباً 120 ڈسپنسریاں ہیں جو کہ میرے خیال میں کسی بھی ڈسٹرکٹ میں نہیں ہیں ہر ڈسٹرکٹ میں تقریباً 20-15 کے قریب ہیں لیکن

یہاں پر اتنی زیادہ ڈسپنسریاں ہیں یہ پتہ نہیں کہ انہوں نے کس دور میں کس طرح کر دیئے ہیں لیکن یہ بہت زیادہ ہیں اور ہماری اپنی بھی خواہش ہے کہ باقی ڈسٹرکوں میں اتنی ہو اسی لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے کچھ نکال کر باقی جگہ Shift کریں تاکہ پورے بلوچستان میں یہ چیزیں ہوں اور اس کو سہولت مہیا کی جائے دوسری بات انہوں نے یہ کی کہ لائیو سٹاک کی مد میں کم پیسے رکھے ہیں اس سلسلے میں فیڈرل گورنمنٹ ہماری پوری مدد کر رہی ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ آپ اسکی سپلیمنٹری سمجھیں۔

<u>عبدالقدوس بزنجو</u> (وزیر لائیو سٹاک) سر سپلیمنٹری انہوں نے دو کئے ہیں ایک تو یہ ہے کہ کم پیسے دیئے ہیں لائیو سٹاک کے محکمے کو لائیو سٹاک 90% بلوچستان میں لوگوں کا بسر گزر اسی میں ہے تو اسمیں یہ ہے کہ بلوچستان میں جب Duought ہوئی یہاں پر 60% ہمارے مالدار متاثر ہوئے اس سلسلے میں فیڈرل گورنمنٹ ہماری مدد کر رہی ہے جس میں تقریباً 65 کروڑ کا ایک پروجیکٹ ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ</u>۔ جناب بات یہ ہے کہ میں نے آپ کو کہا تھا اور ایک سوال آگے آئے گا اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ لاکھوں کے حساب سے مال مویشی جہاں پالے جاتے ہیں وہ یہ علاقہ ہے اب بات یہ ہے کہ وہاں پر سرکاری عملہ ڈیوٹی نہیں دے رہا ہے اور اس کو لوگوں نے اس کو اپنا جاگیر بنالیا ہے اور منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ وہ ان سے ڈیوٹی لے اور جو ہمارے مال مویشی ہیں ان کی نسلوں کے لئے اس کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کام کریں۔ اب وہ کیا کہتے ہیں کہ میں اس کو نکال کر فلانی جگہ لے جا رہا ہوں اس کی نہ ہم اجازت دے سکتے ہیں نہ ہم اس کو دیں گے اور ان کے ہسپتال وہاں بند پڑے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ او کے کچلوں صاحب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>۔ جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے لورالائی میں اتنی ڈسپنسریاں ہیں انہیں وہ وہاں سے دور نہ کرے ایک فساد برپا نہ کرے جو ایک پالیسی بنائی ہے وہ ایسا نہ کریں کہ ان چیزوں کو ایک ہی جگہ centrilze کر لیں گے ابھی جو فنڈ آ رہا ہے اور ان فنڈوں سے

جہاں یہ سہولیات میسر نہیں ہیں وہاں مہربانی کریں یہ سہولیات میسر کریں ہمارے سارے زرعی علاقے ہیں اور مال داری کے علاقے ہیں وہاں ایک ڈسپنسری ہی نہیں ہے اسی لئے ہم لوگ چلاتے ہیں ابھی تک یہی پالیسی جاری ہے جیسے ایک روڈ بنی ہے وہاں دوسو اور روڈ بنیں گے وہاں ایک ہی نہیں ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر علاقوں میں مساوات ہو اس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ فنڈ دیتی ہے آپ مہربانی کریں۔

(مداخلت)

جناب اسپیکر۔ اس پر تین ضمنی ہوگئی ہیں اور بزنجو صاحب رحیم زیارتوال یہ کہہ رہے ہیں کہ جو ڈسپنسریاں ہیں بند ہیں ۔ وہاں افسر ڈیوٹی نہیں دیتے ہیں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) جناب جہاں گھر گھر ڈسپنسریاں کھولی ہوئی ہیں اور جہاں ضرورت نہیں ہے تو ہم کہتے ہیں وہاں سے شفٹ کرکے اس جگہ لے جائیں جہاں ضرورت ہے تا کہ وہاں اس کا استعمال ہو اور جہاں پر ڈیوٹی نہیں دے رہے ہیں ہم اس پر بھی نظر رکھیں گے۔ اور جو زیادہ ہیں تو باقی علاقوں میں ہم چاہتے ہیں یہ سہولت میسر ہو جائے کیونکہ ہمارے پاس اتنی سہولتیں میسر نہیں ہیں کہ پورے بلوچستان میں فوری طور پر یہ سہولت دے دیں۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں شفٹ کرنے سے ایک نیا مسئلہ کھڑا ہوگا کیونکہ ہماری پشتو اور بلوچی روایت میں ہے جب کسی کو ایک دفعہ چیز دے دیں واپس کرنے ایک نیا اشو ہوگا۔ اور جو بند ہے اس کو چلاؤ۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) اچھا نہیں ہٹائیں گے۔ بند کوئی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ اور جو کچکول صاحب نے نکتہ اٹھایا۔ جہاں پر بالکل ایک نہیں ہے ۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) جناب ہم نے اس کے لئے پروگرام بنایا ہے جہاں نہیں ہے وہاں دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ شاہ زمان۔

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ وہ لورالائی سے بند کرنا

چاہتے ہیں یا نکالنا چاہتے ہیں یہ ان کا محکمہ ہے وہ تین سال سے اس کے وزیر ہیں اب تک تو انہوں نے نہ کسی کو نکالا ہے نہ کسی کو رکھا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ پورے بلوچستان میں جو اسی فی صد لوگوں کا ذریعہ معاش ہے وہ لائیوسٹاک پر ہے۔ تو اس میں یہ کرنا ہے ان کی منسٹری کو یہ بڑھانا چاہئے اگر لورالائی میں ایک سو بیس ہیں تو اس کو ایک سو پچاس کرنا چاہئے اسی طرح دوسرے ڈسٹرکٹ میں ان کو بڑھانا چاہئے اور اسی طرح جوان کے غیر فعال ادارے ہیں جو بند پڑے ہیں ان کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے ان کو فعال کرنے کے لئے انہوں نے کوئی اقدام کئے ہیں کچھ کیا ہے اور اس کو گھٹانے کا کہہ رہے ہیں تو وہ اپنے جواب کا منفی کر رہے ہیں وہ خود ہی منفی میں جواب دیتے ہیں ایک جگہ وہ مانتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ زیادہ ہیں تو دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ ہم اس حقیقت سے انکار بھی کرتے ہیں۔

<u>عبدالقدوس بزنجو</u> (وزیر امور پرورش حیوانات) پچھلے دفعہ کیبنٹ میں ہم لوگوں نے دو سو پچاسی ڈاکٹر منظور کئے ہیں لائیوسٹاک میں ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ریلیف دے دیں۔ سہولتیں پہنچائیں جو یہاں مال داری اسی نوے فی صد ہے اور اس کو زیادہ بڑھائیں اور لوگوں کی ایک زرعی معاش ان کو زیادہ ملیں۔ اور ہم نے لائیوسٹاک اسسٹنٹ اور کیمل مین زیادہ منظور کرائے ہیں انشاء اللہ اس آسامیوں میں منظور کئے ہیں۔ گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مال داروں کو سہولت دے دے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جی شفیق خان۔

<u>جناب شفیق احمد خان</u>۔ جناب جو کوئٹہ شہر میں مال مویشی کا ایک ہسپتال ہے جو گھوڑا ہسپتال کے نام سے مشہور ہے اس میں کچھ بھی نہیں ہے نہ وہاں علاج کی سہولت ہے اور اب وہاں بنگلے بنائے جارہے ہیں میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں وہ بنگلے سرکاری ہیں یا کسی کو الاٹ کر دیے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ آپ اس کو نوٹ کرلیں سردار صاحب اگلا سوال۔

☆831 <u>سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل</u>۔ بتوسط عبدالرحیم زیارتوال نے دریافت کیا۔

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

ضلع موسیٰ خیل کے عوام کا گزر بسر مال مویشی پر ہے مال مویشی کے فروغ کیلئے اے آئی سینٹر کا قیام بمقام لوئی سر کوٹ خان محمد درگ زر والیون زمری کھوان کے مقامات پر عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات۔

جی ہاں محکمہ امور پرورش حیوانات و ترقیات ڈیری صوبہ بھر میں گائیوں میں پیداواری صلاحیت کی بڑھوتری کیلئے حتی المقدور کوشاں ہے اس مقصد کیلئے صوبہ بھر میں مصنوعی نسل کشی (اے آئی) کے سینٹروں کی تعداد بڑھانے کا پروگرام ہے۔

مصنوعی نسل کشی کیلئے بیل کے تخم کو مائع نائیٹروجن میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ جس کی کمی کی وجہ سے فی الحال محکمہ نئے سینٹر قائم کرنے سے قاصر ہے البتہ کوئٹہ میں قائم نئے مائع نائیٹروجن پلانٹ کی بدولت اگلے دو سالوں کے دوران ضلع موسیٰ خیل کے مختلف علاقوں بشمول لوسر، کوٹ خان محمد درگ زر والیون، زمری کھوان میں ضرورت کے مطابق اے آئی سینٹر کھولے جائیں گے۔

جناب اسپیکر ۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور حیوانات) جواب جناب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر۔ جناب آپ صفحہ نمبر دو پر دیکھیں گے کہ لکھا ہے وزیر امور پرورش حیوانات۔ جی ہاں۔ صوبہ بھر میں گائیوں کی پیداوار میں بڑھوتری کے لئے حتیٰ الامکان کوشاں ہیں اس مقصد کے لئے مصنوعی نسل کشی اے آئی کے سنٹروں کی تعداد بڑھانے کا پروگرام ہے مصنوعی نسل کشی کے لئے مائع نیٹروجن کو محفوظ کیا جاتا ہے جس کی کمی کی وجہ سے فی الحال نئے سنٹر قائم کرنے سے قاصر ہے البتہ کوئٹہ میں نئے نائیٹروجن پلانٹ کی بدولت اگلے دو سالوں کے دوران ضلع موسیٰ خیل میں بشمول لوے سر۔ کوٹ خان محمد درگ۔ زرون۔ کھوان میں ضرورت کے مطابق نئے سنٹر قائم کئے جائیں گے۔ تو جناب اس میں یہ ہے کہ مال داری میں جو رقم مختص کی گئی ہے یہ ہے پورے بجٹ کا اشاریہ چار فی صد۔ یہ پورے بجٹ کا چار فی صد ہے۔ یہ مختص کر کے اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس صوبے کو تر

ی نہیں دینا چاہتے۔

جناب اسپیکر۔ یعنی آپ پوچھنا یہ چاہتے ہیں یہ رقم کیوں مختص ہے جبکہ 80 فی صد کا انحصار اس پر ہے ان کا ذریعہ معاش مال داری پر ہے اور یہاں پر اس نے بجٹ ہی کم رکھا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب کہنا میں یہ چاہتا ہوں نائیٹروجن مائع گیس کی ہمیں ضرورت ہے مائع گیس نہیں ہے اس کی ہمیں ضرورت ہے جناب یہ کہیں نہیں ہوگی یہ پرسنٹ والے محکمے ہیں آپ روڈ سیکٹر میں چار فی صد پورے بجٹ کا وہاں لگا رہے ہیں جب کہ پرسنٹ کا محکمہ ہے یہ جو بیٹھا ہوا ہے یہ جو لکھا ہوا ہے یہ نہ اس کی زبان ہے اور نہ ہی اس نے کبھی یہ دھیان دیا ہے کہ شاید صوبے کے 80 فی صد آبادی کا انحصار اس پر ہے تو اس کے لئے پیسے کیوں نہیں ہے ہم کس چیز میں لگے ہوئے ہیں انہوں نے اس کے لئے کیا کوشش کی ہے۔ مرکز یہ دے رہا ہے صوبہ کیا دے رہا ہے نہ مرکز دے رہا ہے نہ صوبہ دے رہا ہے

جناب اسپیکر۔ زیارتوال صاحب اس کو سنیں۔ جی۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) جناب یہ ایسی بات نہیں ہے کہ ہم خاموش ہیں ہم ہر جگہ کوشش کر رہے ہیں اور بنیادی طور پر ہم خود مال دار ہیں اور اسی فیلڈ سے ہمارا تعلق ہے ہم کوشش کرتے ہیں زیادہ اسی فیلڈ سے لوگوں کو سہولتیں دیں۔ کیوں کہ ہمارے مسائل بہت زیادہ ہیں اور وسائل بہت کم ہیں اور اسی لئے کوشش کر رہے ہیں جتنی ہماری کوشش ہوتی ہے ہم سہولتیں دیں اور ہم کوشش کریں گے ہمارے مسائل زیادہ ہیں جوں ہی پیسے ملیں گے ہم پورے بلوچستان میں انشاءاللہ ہر جگہ سینٹر کھولیں گے۔

جناب اسپیکر۔ یہ بجٹ جو کم رکھا ہے اس سے آپ مطمئن ہیں؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) جناب اسپیکر بجٹ، کیوں کہ یہاں پے بلوچستان پسماندہ صوبہ ہے اور ہر sector میں ہمیں زیادہ سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے فنڈ کی، جیسے ہمارے سی ایم صاحب اور ہمارے پی اینڈ ڈی منسٹر صاحب نے Meeting کی جس میں انھوں نے دیکھا کہ لائیواسٹاک کو فیڈرل گورنمنٹ زیادہ ترجیح دے رہی ہے اور اس میں Sixty Five کروڑ کی، Rehabilitation اور دوسرے تین چار بڑی اسکیم بھی ہے جس سے مالداروں کو

زیادہ Rehabilitation کرتا ہے تو انھوں نے اس میں کم رکھا تا کہ مزید ہمارے جو sector ہیں Road Sector یا اسکولز ہیں دوسرے sector ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دے دیں۔ بس جی،

جناب اسپیکر۔ OK جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یا تو ان چیزوں کو پڑھنا چاہیے مطلب میں ہیلتھ اور ایجوکیشن کی بات کر رہا ہوں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) Road sector کا کہا تھا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ ان کے پاس جناب بات یہ ہے کہ 0.4% ان کو دیا ہوا ہے اس کے معنی یہ ہے کہ یہ شعبہ Production سیکٹر میں نمبر ایک ہے اگر آپ بجٹ کا پی اٹھائیں گے تو سب سے پہلے لائیواسٹاک آپ کے سامنے آجائیں گے اور ہماری لوگوں کا انحصار اس پہ ہے اور اس کیساتھ ساتھ ہمارے مالداری کا آپ جانتے ہیں موسیٰ خیل کے بعد ژوب کا نمبر ہے یا کوہلو کا نمبر آتا ہے لورالائی کا نمبر آتا ہے یہ لائیواسٹاک کے مون وسون کے رینج کے علاقے ہیں تو یہاں پہ سب سے زیادہ پسماندہ ضلع، ضلع موسیٰ خیل ہے اور سب سے زیادہ موسیٰ خیل میں ہے اور وہاں ان کی طرف سے ایک ڈاکٹر بھی موجود نہیں ہے پورے ضلع میں۔

جناب اسپیکر۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب ان کا سرے سے ارادہ ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کو ان کے ارادے کا کیا پتہ ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اس لئے کہ وہاں پہ ان کا کوئی سینٹر نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ کہاں پہ نہیں ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ موسیٰ خیل میں لورالائی اور ژوب اور کہتے ہیں کہ دو سال اور انتظار کرو۔

عبدالقدوس بزنجو۔ ہم نے کہا کہ لائیواسٹاک کے لئے بہت کچھ ہو رہا ہے جس میں 285 ڈاکٹرز جس میں تین سو کے قریب ہمارے Camel Man ہیں یہ بھی بڑی تعداد ہے لائیواسٹاک کے لئے یہ اس لئے دی گئی ہے کہ بلوچستان میں لائیواسٹاک کا اہم کردار ہے معیشت میں اور لوگوں کا گزر بسر اسی میں

ہے جس میں ہمارے مالدار زیادہ متاثر ہوئے ہیں ان کے لئے چھ سو پچاس Million کا ایک پروجیکٹ بھی ہے یہ میرے خیال میں کوئی کم رقم نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ہمیں یہ سبز باغ دکھاتے ہیں کہ مزید ان ڈاکٹروں کو لگائیں گے اور ان سے آپ ڈیوٹی نہیں لے سکیں گے۔

جناب اسپیکر۔ اگر اس نے ڈیوٹی لینا شروع کیا تو آپ سفارش نہیں کرو گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جی میں کسی کی سفارش نہیں کروں گا۔

جناب اسپیکر۔ منسٹر لائیواسٹاک آپ سختی کریں اور کسی کی سفارش نہیں مانیں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات) بالکل اسی طرح ہوگا زیادہ سفارش زیارتوال کی آتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ 80% لوگوں کا انحصار اس پہ ہے پروڈکٹو سیکٹر میں آپ پیسے نہیں دیں گے ہم بھیک مانگتے رہیں گے آپ نے جو تین سال گزارے آپ نے 24 ارب ترقیاتی کام کے ہیں اور 24 ارب روپے قرضے لے کے 27 ارب تھا آپ کے پاس کچھ نہیں ہے جناب ہم جائیں گے کہاں ہوگا کیا کرنے کیلئے جناب اسپیکر یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ بھوتانی صاحب۔

اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) زیارتوال صاحب سے گزارش ہے کہ منسٹر صاحب نے بتادیا کہ گورنمنٹ کیا کررہی ہے لائیواسٹاک کے لئے حکومت کو احساس ہے ہم سے جو پرائم منسٹر صاحب نے Meeting جو کی تھی تو انھوں نے لائیواسٹاک کی ترقی کے لئے بڑا زور دیا تھا اور تقریباً 65 کروڑ روپے ہوئے ہیں وہ صوبائی گورنمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ہیں کہ جو لوگ ہیں ان کو مویشی لے کے دیں گے وہ اپنا گزر بسر کریں اور اس میں سے جو سینٹر بنیں گے اتنا کچھ سرکار نے کیا ہے چھ سو نوکریاں ایک بجٹ میں دینا میرے خیال میں زیارتوال صاحب کو اس حکومت کو اچھی نظر سے دیکھنا چاہیے کہ کروڑوں روپے لائے اور سینکڑوں ملازمتیں ہیں۔ آواران میں ہورہا ہے لسبیلہ میں ہورہا ہے کوئٹہ میں ہورہا ہے جناب میری آپ

سے گزارش ہے کہ تنقید بھلے کریں یہ اپوزیشن کا حق ہے لیکن منسٹر صاحب بتا رہے ہیں پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ نہ مانوں اس میں آپ بھی اپوزیشن کو کہیں کہ تعمیری تنقید کریں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

نکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس لائیو اسٹاک کے لئے 65 کروڑ روپے ہیں میں نے چیف سیکرٹری کو درخواست کی تھی پنجگور میں مالداری بہت ہے اور اس طوفان سے کتنے مر چکے تھے آپ وہاں ایک اسپتال بنا دیں انھوں نے سمری بنا دی بعد میں پی اینڈ ڈی نے اس کو رد کر دیا کہ فنڈ نہیں ہے اور یہاں یہ کہتے ہیں کہ 65 کروڑ روپے پڑے ہوئے ہیں یہ تو میں کہتا ہوں کہ تصادم ہے ان کی اپنی رپورٹ میں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ہم یہاں جو بات کرتے ہیں کم از کم مستند بات کریں میں نے آپ کو یہاں بتایا ہے کہ اس سال پورے بجٹ کا 0.4% لائیو سٹاک کے لئے رکھا گیا ہے اور یہ پروڈیکٹو۔ مد میں صوبے کا سب سے اہم ترین محکمہ ہے میرا کہنا یہ ہے کہ اس فنڈ سے صوبے کا کچھ بھی نہیں ہو سکے گا ہم وہیں کے وہیں رہیں گے بلکہ degrade ہو جائیں گے اور یہ ہمارے مال مویشی ختم ہو جائیں گے اور کچھ نہیں ہو سکے گا۔

جناب اسپیکر۔ اس کا تو انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب آپ بھوتانی صاحب کو سن رہے تھے جناب وہ کیا کہہ رہے تھے جناب فگر سے بات کرنی چاہیے ہم اتنی ملازمتیں دے رہے ہیں جناب میں ان کو کہہ رہا ہوں کہ آپ تردید کریں کہ نہیں 0.4% اس محکمے پر خرچ نہیں ہو رہا ہے بیس پرسنٹ خرچ ہو رہا ہے اس پر دس پرسنٹ خرچ ہو رہا ہے اتنی مقدار سے ان پیسوں سے 0.4 سے کچھ بھی نہیں ہوگا کچھ بھی نہیں ہوگا بھوتانی صاحب بولے ہم بولے آپ بولیں یہ اس صوبے کے ساتھ یہ دشمنی ہے یہ صرف اپنی وزارتوں میں لگے ہوئے ہیں اس غریب صوبے کے ساتھ کوئی اچھائی نہیں ہے میں یہ کہوں گا۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔ نکول صاحب کا بھی پوائنٹ نوٹ کیا ہے مولانا واسع صاحب آپ نے اس کا بھی جواب دینا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر منسٹر) جی میں اس کا بھی جواب دے دونگا۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

مولانا عبدالوسع (سینئر منسٹر) جناب اسپیکر ایک تو میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ سوال کا مقصد صرف یہ ہو ایک سوال پر پورا ایک گھنٹہ لگا دینا اور پورے بلوچستان کو کور کر لینا کہ یہ ڈسپنسری نہیں بنی ادھر فلاں نہیں بنا ادھر فلاں نہیں ہے میرا خیال سوال کا مقصد یہ نہیں ہوتا ہے سوال کا مقصد جس چیز کا انہوں نے سوال کیا ہوا ہے تو اس سوال کا جواب جب جس منسٹری سے یہاں جہاں سے مل جائے وہ پھر جناب اسپیکر اس کو نمٹایا جاتا ہے اس سے ڈسپنسری بنانے یا اسکول بنانے سے اس کا کیا تعلق ہے۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ جب زیارتوال کہتے ہیں کہ لائیوسٹاک کی مد میں جب وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے لئے بجٹ میں کم رقم رکھی ہوئی ہے تو جناب اسپیکر۔ یہ حکومت جب اپنی منصوبہ بندی کرتی ہے وہ اس کو دیکھتی ہے کہ ہمارے جیسے منسٹر صاحب نے کہہ دیا کہ پینسٹھ کروڑ روپے ریلیف کمیشن کے لئے انہوں نے رکھا ہوا ہے ابھی صوبے میں پہنچ رہا ہے تو پھر اس میں پنجگور بھی کور ہو سکتا ہے اور دوسرے بھی۔ ان پینسٹھ کروڑ سے ابھی گراونڈ پر کام شروع نہیں ہوا ہے علاقوں میں کام شروع نہیں ہوا ہے اس کی approval وغیرہ ڈی ڈبلیو پی وغیرہ سب کچھ ہو چکے ہیں جب کام شروع ہو جاتا ہے تو پنجگور موسیٰ خیل اور ہر جگہ کام شروع ہو جائے گا اور یکساں طور پر کام ہو جائے گا اور طریقے سے کام ہو جائے گا اور یہ کہ صوبائی بجٹ سے کم رقم رکھی ہے تو ہماری حکومت نے یہ منصوبہ بندی کی ہے کہ جن جن سیکٹروں میں ڈیرہ ٹو میں کام ہو سکتا ہے ڈیرہ ٹو جناب انہوں نے لائیوسٹاک کے لئے اریگیشن کیلئے پبلک ہیلتھ کے لئے کوئی تین چار سیکٹر سلیکٹ کیا ہوا ہے اور اس میں کام کر سکتے ہیں چند سیکٹر میں کام کر سکتے ہیں اس کے علاوہ آپ کام نہیں کر سکتے ہیں اس بنیاد پر صوبائی حکومت نے ایک منصوبے کے تحت جو سیکٹروں میں ڈیرہ ٹو۔ میں کور ہو سکتے ہیں اس کے لئے ہم نے آٹھ ارب روپے رکھ دیے ہیں اور اب اس کے لئے ہمیں ڈیرہ ٹو میں آٹھ ارب اس کے لئے مل رہا ہے تو لائیوسٹاک پی ایس ای اریگیشن وغیرہ یہ سارے اس میں کور ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ یہ تو کلیئر بات ہے یہ آپ ان کو بتا دیں کہ پی ایس ڈی پی میں اس لئے کم رکھے ہیں کہ لائیوسٹاک ڈیرہ ٹو میں آ رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر منسٹر) جناب اسپیکر اگر اسی بنیاد پر جناب زیارتوال صاحب اس صوبے کی دشمنی سمجھتے ہیں یا صوبے کی وفاداری سمجھتے ہیں تو یہ حکومت سمجھتی ہے کیونکہ جس چیز کی کوئی مد ہوتی ہے اور جس کے لئے ایڈ ہوتا ہے تو ہم اسی ایڈ میں جو کور ہوتا ہے اور اس میں ہم کور کر لیتے ہیں اور اسی بنیاد پہ اس بات کی ہم مانتے ہی کہ صوبائی مد میں صوبائی ہیڈ میں ان کے لئے کم رقم ہے لیکن جو دوسرے جو ایڈ ہے وہ اس میں آرہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنا سوال پر اس وقت زیادہ زور نہ دے۔

جناب اسپیکر۔ یہ جو کچکول صاحب نے سوال کیا تھا بزنجو صاحب اس کا جواب دیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ صوبے کا انحصار جو ہے حیوانات اور زراعت پر ہے اور دوسری طرف آپ نے ساٹھ فی صد پی ایس ڈی پی روڈ سیکٹر میں رکھی ہوئی ہے آنے والا ڈیرہ ٹو کب آئے گا اور میں ایک بات کی صرف خالی وضاحت کروں گا جناب اسپیکر۔ اسی فلور پر ہمیں بتایا گیا ہے کہ چھ ارب روپے کے واٹر منیجمنٹ کے پیسے آئے ہوئے ہیں باقی تین صوبوں میں اس پر بیس تیس فی صد تک کام ہوا ہے واٹر منیجمنٹ میں ہمارے صوبے میں ابھی تک یہ شروع نہیں ہوا ہے یہ کب شروع ہوگا تین سال سے جب ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں سارا بجٹ تو ڈیویلپمنٹ سیکٹر میں چلا گیا ہے اور اب کونسے بجٹ کی وہ بات کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی بزنجو صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر لائیوسٹاک) جس طرح کچکول صاحب نے فرمایا ہے کہ چھ سو پچاس ملین کے ہمارے پاس ری سٹاکنگ ہسپتال کے لئے نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب سنیں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر لائیوسٹاک) کچکول صاحب ڈیرہ ٹو میں ہمیں جو ان کی پر پوزل ہے وہ اپنی پیڈ پر دے دیں ہم ان کی پر پوزل ڈیرہ ٹو میں ڈال دیں گے۔ جناب اسپیکر۔ او کے۔ دوسرا سوال۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر یہ جواب ٹھیک طریقے سے نہیں دیا گیا ہے۔

☆937 سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل (عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ نے دریافت کیا)

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یہ بتایا جائے کہ حلقہ درگ حلقہ کنگری ضلع موسیٰ خیل میں مال مویشی کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقوں میں قحط سالی اور محکمہ متعلقہ کی عدم توجہی کی بنا کثیر تعداد میں مال مویشیوں کی ہلاکت ہوئی ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ مذکورہ مویشیوں کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر امور پروش حیوانات۔

(الف) ضلع موسیٰ خیل میں بمطابق زرعی مال شماری 2000ء جانوروں کی کل تعداد 499208 ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ قحط سالی کی وجہ سے صوبہ بھر بشمول ضلع موسیٰ خیل میں مال مویشیوں کی پیداواری صلاحیت کے علاوہ ان کی تعداد پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے علاوہ ازیں حالیہ بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے بھی مالداروں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔

(ج) محکمہ امور حیوانات نے دوران خشک سالی صوبہ کے تمام اضلاع بشمول موسیٰ خیل میں نہ صرف جانوروں کیلئے تیار شدہ خوراک اور بھوسہ فراہم کیا بلکہ ادویات اور حفاظتی ٹیکہ جات کے ذریعے جانوروں میں شرح اموات پر قابو پانے کیلئے بھرپور کوششیں کیں محکمہ کی انہی کوششوں کی بدولت دوران خشک سالی اور سیلاب جانوروں کی بہت بڑی تعداد کو بچایا جا سکا ہے علاوہ ازیں محکمہ ہذا مختلف ترقیاتی منصوبہ جات کے ذریعہ مال مویشیوں کی بڑھوتری اور علاج معالجہ کی سہولت کو بہتر بنانے کیلئے مسلسل کوشاں ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی [redacted] نجو صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر لائیوسٹاک) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب ضمنی یہ ہے کہ (جز والف) میں یہ بتایا جائے کہ ضلع موسیٰ خیل میں بمطابق مال شماری 2000 اس کے بعد خدا نے توفیق نہیں دی ہے اب 2000 کی بات کر رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے چار لاکھ ننانوے ہزار دو سو آٹھ ورنہ یہ فگر جو ہے مکمل غلط ہے۔ اچھا دوسری بات یہ ہے کہ یہ